رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ نمبر ۲۲۹۶

ایڈیٹر فاروق کی طرف سے ہدیہ

بخدمت فی پیسہ ۱

بنام
قاضی اکمل صاحب
قادیان

فاروق

قادیان

انڈیا سے باہر پانچ روپیہ (صہ)

جلد ۱۳ | قادیان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ | نمبر ۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

۱- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

۲- جلسہ سالانہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ امسال کا جلسہ چند غیر معمولی خصوصیات اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اسلئے احباب کو کام چھوڑ کر بلکہ کچھ حرج کر کے بھی اس دفعہ جلسہ میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور اپنے ساتھ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو بھی لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے جن کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔

۳- اہل بیت حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب علیل ہیں۔ احباب خاص طور پر ان کی صحت و زندگی کے لئے درد دل سے دعا کر کے ثواب حاصل کریں۔

۴- قادیان بوٹاری ریلوے کے متعلق افسران ریلوے کی طرف سے باضابطہ اطلاع آگئی ہے۔ کہ انشاء اللہ ۲۰ دسمبر ۲۸ء سے قادیان لائن کھل جائیگی۔ اور ایام جلسہ میں سپیشل ٹرین بھی امرتسر سے قادیان تک مہمانان جلسہ کے لئے آیا کریگی۔

۵- احمدیہ ٹورنامنٹ ۱۲ نومبر سے ۲۴ نومبر تک چار یوم ہر دو احمدیہ سکولوں اور اولڈ بوائز اور جنٹلمین پارٹی کا خوب زور شور سے رہا۔ افسوس کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق ان ایام میں بیمار تھا۔ اور کوئی کھیل نہیں دیکھ سکا۔

۶- خاکسار ایڈیٹر فاروق لائل پور کے جلسہ سے جب سے واپس آیا ہے۔ نفیخ شکم سے بیمار رہا۔ درمیان میں پیچش ہوگئی۔ اسی حالت مرض میں یہ پرچہ بمشکل مکمل کیا۔ پھر بھی ایک یوم لیٹ ہوگیا۔ الحمد للہ کہ پیچش تو بند ہوگئی ہے۔ لیکن شکم میں ابھی کسی قدر ثقل ہے۔ اور ضعف بھی ہے۔ جس کی وجہ سے زیادہ

محکمہ انسداد آتشزدگی۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرماویں۔ ایڈیٹر

اخلاقیات

بلند نام خدا کرینگے درِ محبت کو وا کرینگے
خدا کے بندے رہا کرینگے نماز و روزہ ادا کرینگے

بنینگے ہمدرد سب جہانکے کرینگے ہر ایک سے محبت
غریب و محتاج دیکھ لینگے تو اسکی حاجت روا کرینگے

رہینگے مشغول خدمت دیں میں جسقدر ہم سے ہو سکیگا
کرینگے قربان مال و زر اپنی جان تک بھی فدا کرینگے

بنینگے اخلاق کے نمونے بنائینگے خضرِ راہ قرآن
رکھینگے چھوٹوں پر اپنے شفقت بڑوں کی عزت کیا کرینگے

ہے آج مشرق سے نور چمکا وہ چاہے مانیں کہ یا نہ مانیں
ہے کام ابلاغ حق ہمارا ہم اسکو صبح و مسا کرینگے

نہیں ترے بن کوئی سہارا تو ہی ہمارا خدا ہے پیارا
تیرے ہی در پہ دعا کرینگے تیرے ہی در پہ جھکا کرینگے

(خاکسار عبدالاحد مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانان شہر سیالکوٹ کا عظیم الشان جلسہ

نہرو رپورٹ کی مخالفت

(✻)

زیر اہتمام انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ مسلمانان شہر کا ایک غیر معمولی متفقہ جلسہ ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ نام نہاد آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ کی قبول کردہ نہرو رپورٹ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کیونکہ صحیح معنوں میں آل پارٹیز کانفرنس کہلانے کی مستحق نہیں۔ اور اس میں مسلمانان ہند کے جائز حقوق کو جس بیدردی سے پامال کیا گیا ہے۔ وہ بے حد قابل افسوس ہے۔

(۲) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں سب سے اوّل یہ بات منظور ہونی چاہیئے۔ کہ جب یہاں ڈومینین سٹیٹس کی طرز پر حکومت قائم ہو۔ تو اس میں طریق حکومت فیڈرل ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ ممالک متحدہ امریکہ سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں رائج ہے۔ یعنی ہندوستان کے تمام صوبے اپنے اپنے انتظام میں کلی طور پر خود مختار ہوں۔ ہاں امور مشترکہ کے لئے کچھ حقوق صوبہ جات کی طرف سے مرکزی حکومت کو دیدیئے جائیں۔ نہ کہ مرکزی حکومت کی طرف سے صوبہ جاتا کو کچھ حقوق ملیں ✤

(۳) اس جلسہ کے نزدیک دستور اساسی میں یہ شرط بھی لازمی طور پر ہونی چاہیئے۔ کہ ہر قوم کو اس کی آبادی کی بناء پر حق نیابت ملے۔ اور ہر قوم اپنے اپنے نمائندے خود منتخب کرے۔ اور حکومت کے تمام صیغوں میں ملازمتیں بھی تمام اقوام کو ان کی آبادی کے تناسب سے ملنی چاہئیں ✤

(۴) صوبہ سرحدی۔ سندھ اور بلوچستان کو بھی دوسرے تمام صوبوں کی طرح نیابتی حکومت ملنی چاہیئے ✤

(۵) جن صوبوں میں کوئی قوم بیس فیصدی کے تناسب سے کم ہو۔ اسے حق نیابت کچھ زیادہ ملنا چاہیئے۔ بشرطیکہ اکثریت اقلیت میں تبدیل نہ ہو جاوے ✤

(۶) مرکزی حکومت میں مسلمانوں کو کم از کم ۱/۳ حق نیابت ملنا چاہیئے ✤

(۷) صوبہ سندھ کو آزاد صوبہ بنانے کے بعد اگر کبھی مختلف صوبوں کی حدود قابل تبدیلی سمجھی جائیں تو اس میں اس وقت تبدیلی ہو۔ جبکہ اس صوبہ کی ۲/۳ آبادی اس پر صاد کرے۔ اور اس تبدیلی سے اس صوبہ کی اکثریت بھی اقلیت میں نہ بدل جائے ✤

(۸) اس جلسہ کی تمام کارروائی کی اطلاع گورنمنٹ پنجاب۔ گورنمنٹ ہند۔ سائمن کمیشن۔ ہر دو مسلم لیگوں اور اسلامی اخبارات کو بھیجی جائے ✤

محمد بشیر سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ

سالانہ جلسہ کے اخراجات

(✻)

وہ مقدس سالانہ تقریب جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے رکھی اب پھر قریب آرہی ہے۔ چونکہ ہر لحاظ اور ہر پہلو سے اسے شاندار اور کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد سے یہ مطالبہ کرنا کہ وہ اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق اس مبارک اجتماع کو شاندار بنانے کے لئے کوشش کرے ایسا مطالبہ ہے جس پر ہر احمدی دلی خوشی اور مسرت محسوس کرے گا ✤

یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ سالانہ جلسہ کو شاندار بنانے کا بہت بڑا انحصار اخراجات پر ہے۔ اور اخراجات کے لئے جلد سے جلد روپیہ کا فراہم ہو جانا ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ضروریات جلسہ کا قبل از انعقاد جلسہ پورا پورا انتظام نہ ہو جائے۔ اس وقت تک تنظیمیں جلسہ کو اطمینان نہیں حاصل ہو سکتا۔ اور وہ عمدگی کے ساتھ تیاری نہیں کر سکتے پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ حسب استطاعت جلد سے جلد جلسہ کے اخراجات میں حصہ لے۔ اور ہر جگہ کی جماعتوں کے کارکنوں کو اس قابل بنا دے۔ کہ وہ اخراجات جلسہ کی رقوم فوراً دفتر بیت المال قادیان میں بھیج سکیں ✤

سب احباب جانتے ہیں۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر وہ خود ہی مہمان ہوتے ہیں۔ اور خود ہی میزبان۔ پس قبل اس کے کہ خدا کے مسیح کے گھر انہیں مہمان بننے کی سعادت حاصل ہو۔ انہیں فرائض میزبانی باحسن طریق ادا کر دینے چاہئیں تاکہ مہمان بنتے وقت وہ دوہرے ثواب کے مستحق سمجھے جائیں ✤

چونکہ اس دفعہ ایک تو گرانی ہے۔ دوسرے ہر سال جلسہ پر آنے والوں میں خدا کے فضل سے جو اضافہ ہوتا ہے۔ اس میں غیر معمولی زیادتی کی توقع ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ارض حرم میں پہنچنے کے لئے ریل کے ذریعہ جو آسانی مہیا کر دی ہے۔ اس سے پہلی بار فائدہ اٹھانے کی ان اصحاب کے دل میں بھی یقیناً خواہش ہو گی۔ جو اپنی مجبوریوں اور معذوریوں کے باعث سالہا سال سے جلسہ پر آنے کی حسرت سینوں میں رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے بفضل خدا اس سال کا سالانہ اجتماع غیر معمولی اجتماع ہو گا۔ اور اسکے اخراجات بھی پہلے سالوں کی نسبت بہت زیادہ ہونگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب کو چندہ سالانہ کی ادائیگی اور فراہمی کی پوری کوشش کرنی چاہیئے ✤

وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اور اتنا تھوڑا رہ گیا ہے۔ کہ اس کا اندازہ بتانا بھی مشکل ہے۔ اس لئے اب اس بارے میں قطعاً توقف نہیں ہونا چاہیئے ✤

کئی سال سے یہ طریق چلا آرہا ہے۔ کہ بعض اصحاب سالانہ جلسہ پر خرچ ہونے والی اشیاء میں سے بعض تمام کی تمام یا بعض کا حصہ اپنے ذمہ لے لیتے رہے ہیں۔ مثلاً نمک کا سارا خرچ ایک صاحب ادا کر دیتے۔ مرچ مسالحہ کا خرچ دوسرے صاحب اپنے ذمہ لے لیتے۔ زمیندارہ جماعتیں گھی کا کم از کم ایک ایک پیپا بھیج دیتیں۔ اب کے بھی مخلص احباب کو بعض اشیاء اپنے ذمہ لیکر ان کی قیمت ارسال کر دینی چاہیئے۔ بہتر ہوتا۔ کہ جلسہ پر خرچ ہونے والی اشیاء کا اندازہ اور ان کی قیمت کا اعلان کر دیا جاتا۔ اس طرح ان اشیاء کو فراہم کرنے کا ذمہ لینے والے اصحاب کو آسانی رہتی۔ لیکن اب بھی یہ امر نظارت بیت المال قادیان سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ذرا بھی توقف سے کام نہ لیا جائے۔

امید ہے۔ سب احمدی اصحاب عموماً اور جماعتوں کے کارکن اصحاب خصوصاً اخراجات جلسہ کی فراہمی میں پوری تندہی اور کوشش سے کام لے رہے ہوں گے۔ خدا تعالےٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے۔ آمین ✤

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۲۸ء

کرم آبادی خناس

خداوند تبارک و تعالےٰ کا فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام جب رسالت الٰہی کا خلعت فاخرہ پاکر ہدایت مخلوق و اشاعت اسلام و صداقت فخر موجودات و اظہار جلالت خالق کائنات کے لئے مامور ہوا تو دنیا کی کوئی طاقت اس کے ناقابل تردید دلائل کے آگے نہ ٹھہر سکی۔ اُس نے علمائے سوء اور صوفیائے بدخو کی قباء و دستار فضیلت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا دیں۔ بڑے بڑے مدعیان زہد و تقویٰ و علم و فضل کے سر غرور کو خاک میں ملا دیا۔ اور دشمنان دین کو خواہ وہ بیرونی تھے یا اندرونی جو اپنی قہرمائی قوتوں پر اکڑتے پھرتے تھے۔ جن کا زیر کرنا بجز آسمانی طاقت اللہ کے ساتھ رکھنے والے کے ہر کس و ناکس کا کام نہ تھا۔ اس جری نے ایسا نیچا دکھایا۔ کہ خاک ذلت و ادبار میں انہیں جا گرایا لیکن چھپے ہوئے دشمنوں کا زیر کرنا بظاہر مشکل کام تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کو اگر کوئی نقصان پہنچا ہے یا ذلت نصیب ہوئی ہے۔ تو "نقاش" جیسے منافقین سے جو بباطن اسلام کے دشمن اور اور بظاہر دوستی کا دم بھرنے والے تھے۔ ایسے منافقین کا مسلمانوں کے ساتھ دن رات کا اٹھنا بیٹھنا مسلمانوں کی کمزوریوں سے واقفیت کا ذریعہ بن گیا۔ برادران وطن کی سنہری و روپہری عطیات سے مالا مال ہو کر دوستی کے پردہ میں مسلمانوں کو وہ نقصان پہنچایا۔ جو سارا یورپ و ایشیا مل کر بھی پہنچانا چاہتا تو نہ پہنچا سکتا۔ ان ایمان فروشوں نے مسلمانوں کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی خفیہ طیاریاں شروع کر دیں اور خیر خواہان اسلام کا بھیس بدل کر کبھی ظفر الملت والدین بنے اور کبھی "مولانا" کہلائے۔ اور اب "آقائی" کا خطاب بھولے بھالے مسلمانوں سے مانگا جا رہا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی تباہی میں جو کسر رہ گئی ہے۔ وہ پوری کر دیں۔

خفاش طینت "نقاش" کو تازہ حاصل شدہ نور حرام نے اس قدر بدہضمی کی ہے۔ کہ اب رات دن اس کے منہ سے غلاظت کا ڈھیر نکل نکل کر "زمیندار" کی "ہذیانات" کی کیاری کا مل سنداس بن گئی ہے۔ اس خرنامشخص پر چاروں طرف سے نہیں بلکہ شش جہت سے لعنتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ مگر گندگی میں لتھڑا ہوا اس قدر بے حیا ہو گیا ہے۔ کہ اب اس کو اپنی انتہائی ذلت کا بھی احساس نہیں رہا۔ چہرہ سیاہ ہو چکا ہے۔ منہ کا دہانہ بگڑ کر ٹیڑھا بن گیا ہے۔ زبان سگ دیوانہ کی طرح ہر وقت باہر لٹکی رہتی ہے۔ خاندانی شرافت اس کو مجبور کر رہی ہے۔ کہ وہ پاکبازوں کی طرف لپکے۔ کیونکہ اپنی پہلے سر سے اتار کر پاؤں تلے دبا لی ہے۔ جس کے بعد ؎ بے حیا باش ہرچہ خواہی گو کا مصداق ہو کر مسلمانوں کی نظروں میں ذلیل ترین ہو گیا ہے۔ اب صرف چند ہندوؤں کے ٹکڑے جوتیاں کھاتا پھرتا ہے۔ اور اس ارذل لائف میں "قدرتی انسپکٹر صفائی" کی طرح مگن ہوا ہڑگ پن میں بڑھ رہا ہے۔ ہر دم اس کے متعفن دماغ اور سنڈاس شکم سے مل موتر برآمد ہو ہو کر عوام و خواص کے دماغوں کو سڑا رہا ہے۔ شیطنیت بھی اب اس سے شرماتی ہے۔ غنڈا پن بھی آج کل اس سے لجیاتا ہے۔ انسانیت کو بالکل دور پھینک کر شراب اور کلب و قمار کا بڑا بھائی بن رہا ہے۔ تہذیب نے اس سے پناہ مانگ لی ہے۔ ایمان اس سے اس طرح نکل گیا ہے۔ جس طرح کبوتر گھونسلے سے پرواز کر جاتا ہے۔ نشم و حیا سے اس کا دامن تک نہیں چھوتا۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ اس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا ایک زبردست نشان بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ دنیا کو دکھائے۔ کہ راستبازوں کے منہ آنے والے کا یہ بد انجام ہوتا ہے۔ اور عنقریب ظاہر ہو جائیگا۔ کہ یہ گھمار کا گدھا کس طرح ہینچوں ہینچوں کرتا ہوا گرم ریت پر تڑپ تڑپ کر جان دیتا ہے۔

اس شقی ازلی کی قلم و زبان سے کبھی پاکیزہ کلام یا کلمہ طیب سرزد نہیں ہوتا۔ جب بدمست ہو کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کرنے بیٹھتا ہے۔ تو بجز اوباشانہ خرافات اور سوقیانہ محاورات کے سطر نہیں لکھ سکتا۔ اس پر جہلا میں وہ "مولانا" اور اس گندہ پن سے "ظفر الملت والدین" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آہ ؎

طوق زرّین ہمہ در گردن خرمے بینم

باوجود زمانہ کے ترقی کر جانیکے دنیا بیوقوفوں سے خالی نہیں ورنہ ایسے اشرالناس لوگوں کی جیبیں کیوں کترتے۔ علم و عقل سے بے بہرہ۔ سعادت و صلاحیت سے بے نصیب مخبوط الحواس "نقاش" جیسا خناس جن لوگوں کا لیڈر رہو۔ ان کی ہلاکت میں بھی کچھ شبہ ہو سکتا ہے۔ ایسے بدخواہ بدباطن دشمن خدا اور رسول دنیا کے کیڑے کی موجودگی میں اس کے پس روؤں کو اس مشہور "عدو مبین" کی بھی کیا ضرورت ہے۔ اپنی سفلی زندگی میں اس جدید بھروپئے اور "پولٹیکل گرگٹ" نے باوجود بار بار آسمانی ذلتیں اٹھانے اور عذاب الٰہی میں مبتلا ہونے کے اب تک کوئی خشیت اور تقویٰ و طہارت کی طرف قدم اٹھانے کی نیت نہ کی۔ اس مردود الٰہی نے جب کسی مقبول خلائق کو بڑھتے پھولتے پھیلتے دیکھا۔ تو مارے حسد کے جل بھن کر راکھ ہو گیا۔ اور پھر غیظ و غضب میں بھر کر اپنی خاک اڑانے لگ گیا۔ وہ کون سا بھلا انسان ہے۔ جو اس کی بدلگامی سے محفوظ رہا ہو۔ لیکن مجال کیا۔ کہ کبھی شائستہ بات یا علمی اعتراض یا صحیح واقعات کی بنا پر پاکوں کے حق میں حرف زن ہوا ہو۔ آج کل نہرو کمیٹی کا فضلہ کھا کر اس کو ہضم کرنے کی غرض سے ہر اس شخص کے حق میں جو بھی اس تباہ کن کمیٹی کے خلاف لوگوں کو سمجھانے اٹھا یہ دم ہلا کر اس پر لپکا۔ اور اس جنون میں اندھا ہو کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کو تو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور اس قدر بھونکتا ہے۔ کہ بے چارہ کا حلق بھی بیٹھنے لگتا ہے۔ مگر حرام ہے۔ کہ کوئی قابل جواب یا صواب بات منہ سے نکلے۔ میں ناظرین فاروق کے لئے اس اخبث الناس کا "آقائی اور مولانائی" تازہ کلام جس کی بدبو سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ اس کی "ہسٹری شیٹ" سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ذرا ملاحظہ فرمائیے :۔

"ہاجی" کا کلام پاجی ہو

۴ نومبر کے "زمیندار" میں "نقاش" کے قلم سے "جو اسکے بزرگان سلف کی جن کی نسل سے ہونے پر اس کو فخر ہے شرادہ رچایا گیا ہے۔ وہ یہ ہے :۔

"اس خدا سے تو بحث نہیں جو رب السموات والارض ہے۔ اور لم یلد ہے اور لم یولد ہے۔ البتہ اس رسوائے روزگار خدا کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا جس کی کبریائی کا لازمۂ اولین قید توالد و تناسل ہے یہ خدا صاحب قادیان کے آسمان میں جو مینارۃ المسیح سے کوئی تین انچ کی اونچائی پر چند جریب کے اندر پھیلا ہوا ہے۔ بستے ہیں، اور عجب دل لگی باز واقع ہوئے ہیں۔ یعنی بچے تو جنتے ہی ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ عام قاعدہ کے مطابق اپنے صلب شریف کی پیداوار شریف کو اپنا بیٹا کہکر پکاریں۔ خود برخوردار بن جاتے ہیں۔ اور برخوردار معاذ اللہ کو اپنا قبلہ و کعبہ قرار دے دیتے ہیں۔ جس کے لئے خدمت مشاطگی یا باصطلاح آقائے عطاء اللہ شاہ بخاری فریضہ قلتبانی انجام دینا بھی آپ کی قدرت کاملہ کی خاص الخاص نشانیوں میں داخل ہے"۔

ان خدا صاحب نے ایک مرتبہ اپنی ابوت اور بنیت کی دوگونہ صفتوں کا اعلان اپنے فرشتہ قدرت کی زبان سے قادیان کے مینارہ پر یوں کرایا تھا۔ انا منك وانت منی بمنزلة اولادی۔ اس قادیانی عربی کا اردو ترجمہ یوں ہوا۔ کہ میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے۔ اور تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔ روئے سخن اس وحی سنو کا جناب مرزا غلام احمد کیطرف تھا۔ اور اس میں انہیں بتایا گیا تھا۔ کہ تیرا وجود تمہارے وجود میں سے صادر ہوا ہے۔ یعنی میں تمہارا خلف الرشید ہوں۔ لیکن اسی کے ساتھ تم بھی میری پشت سے ٹپک پڑے ہو۔ اور اس لحاظ سے تم میرے فرزند

ارجمند ہو" (زمیندار ۴ نومبر ۱۹۲۸ء)

ناظرین آپ خیال کرتے ہونگے۔ کہ یہ کسی انسان کا کلام ہے یا شیطان کا ہذیان۔ مگر میں آپ کو اوپر بتا چکا ہوں کہ یہ برخوردار سعادت اطوار جناب مولانا ظفر الملت والدین آقائی ہاجی بدلگام کا کلام نافرجام ہے یا اشرالناس کرم بادی خناس کی حماقت و ضلالت۔ جہالت و شرارت کا نمونہ جس کی بدولت وہ "مولانائی" کو چھوڑ کر "آقائی" کے درجہ پر پہنچا ہے۔ اور بہت جلد آپ کے دیکھتے دیکھتے تباہی کے مقام تک پہنچنے والا ہے۔ بھلا غور کرو۔ کہ اس تمسخر اس استہزاء اس غنڈے نہیں گنڈے پن سے وہ انسانوں کی نوع میں شمار ہو سکتا ہے۔ یا حیوانوں سے بھی بدترین حیوانوں کی قطار میں باندھے جانے کے قابل ہے۔ اس یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی میں کونسا علمی اعتراض ہے جس کا جواب دیا جائے۔ کونسا دینی مسئلہ ہے۔ جو اس لایعقل کو سمجھایا جائے۔ آخر اس کا کیا جواب دیا جائے۔ جس بے حیا کو نہ خدا کا ڈر ہے۔ نہ رسول کی شرم نہ مخلوق سے حیا۔ جو جوتے کھا کر پھر سر اٹھائے۔ جو چپت کھا کر پھر منہ چڑائے اس ننگ دھڑنگ پھکڑ کا کوئی کیا بنائے۔ اس کی یہ بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی آفتاب رسالت کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اس کے یہ تمسخرانہ مضمون نقش بر آب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ کیونکہ ؎

نقش "نقاش" سفیہہ از نقشہائے باطل است
نقش اور بر آب "نقش" بے حقیقت زائل است

اے "زمیندار" از رہِ بغض و عداوت باز آ
کشتیٔ تو در تلاطم دور تر از ساحل است

باز آ از راہ شقوت در ادب کوشی اے سفیہہ
ہر سعادت در اطاعت داں برائے عامل است

بارہا از انقلاب دہر تنبیہہ کردہ اند
تا ترا گوش نصیحت دا شود کو "غافل است"

یاد دار اسن کہ ایں بغض مسیحا اے مریض
موجب اہلاک تو باشد کہ سمِ قاتل است

تو بزور خامہ و نطقت دل آزاری مکن
ایں قلم ایں نطق پیشِ دیگراں ہم کاہل است

ما نتر سیم از فصیح ذو لسانِ بے حیا
در بلاغت گرچہ او بسحبان ابن وائل است

ما غلامان مسیحا احمدِ عالیمقام
آنکہ در خدام او روح القدس ہم شامل است

عادت دشنام و استہزا نمے زیبد ورا
خود ملوم است آنکہ از خبثے بہ دیگر عاذل است

قوم و ملک از دست تو افتاد در شرِ عظیم
خرمنِ امید تو خاکستر ے بے حاصل است

امیر پیغام اور سنت اسلام

لم تقولون مالا تفعلون

(عکاس کے قلم سے)

غیر مبایعین حضرات اور خصوصاً ان کے امیر جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق یہ شکایت عام ہے۔ کہ وہ باتیں تو بہت معقول اور ایسے رنگ میں کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہو کہ آپ اسلامی تعلیم کے پورے پورے شیدائی اور عامل ہیں۔ لیکن عمل ہمیشہ اپنے بیان کردہ اصولوں کے خلاف کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں ملک محمد امین صاحب سے آپ کی بداخلاقی کا تذکرہ کر کے ہم یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ جس رواداری اور آزاد خیالی کا راگ آپ الاپتے رہتے ہیں۔ اور مخالفانہ اور اعتراضات کو جس صبر و تحمل سے سننے کی نصیحت کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا ذاتی عمل ان کے کس قدر خلاف ہے۔ حال میں آپ کا ایک خطبہ پیغام صلح ۳۰ اکتوبر نے شائع کیا ہے۔ جو آپ نے ۱۲ اکتوبر کو ارشاد فرمایا۔ اسے پڑھکر ہر صاحب عقل و فہم ہماری اس رائے سے اتفاق کریگا۔ کہ مولوی صاحب کے قول و فعل میں بہت تضاد ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"میں سمجھتا ہوں۔ یہ بھی نامردی اور کمزوری ہے۔ کہ کسی شخص نے شان میں کوئی بات کہہ دی۔ تو اس سے رنجیدہ ہو کر گالیاں دینے یا مارنے لگ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ لوگ اللہ کا بیٹا بتاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اور وہ ان کو رزق دیتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی لوگ دکھ دیتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ بعض لوگوں کو آپ کا فیصلہ ناپسند تھا۔ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچا دی۔ آپ کو اس سے بہت رنج ہوا۔ وہ شخص کہتا ہے۔ کہ میں نے کیوں آپ سے ذکر کیا۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ میں ان باتوں پر صبر کرتا ہوں۔"

مذکورہ بالا باتیں جو مولوی صاحب نے فرمائیں۔ واقعی قابل تعریف اور نہایت معقول ہیں۔ لیکن ان کو منہ سے نکالتے وقت اگر آپ کا منشا صرف واہ وا اور سبحان اللہ کے آوازے سننا نہیں تھا۔ اور اگر واقعی آپ کا دل سے یہی عقیدہ ہے۔ کہ یہ بھی نامردی اور کمزوری ہے۔ کہ کسی شخص نے شان میں کوئی بات کہدی۔ تو اس سے رنجیدہ ہو کر گالیاں دینے یا مارنے لگ گئے۔" تو کیا آپ اپنی گذشتہ ایک ماہی زندگی پر بھی نظر غائر ڈال کر اور سمجھ سوچ کر بتائیں گے۔ کہ کہیں آپ سے بھی تو اس "نامردی اور کمزوری" کا ارتکاب نہیں ہوا۔ کہ کسی شخص نے آپ کی "شان میں کوئی بات کہدی" ہو۔ اور آپ نے اسے گالیاں دینے یا مارنے کی سزا تو درکنار کہ اس پر آپ کو قدرت اور اختیار ہی نہ تھا اسے قید کرانے اور سخت سے سخت جرمانہ کرانے کی کوشش کی ہو۔ بلکہ ابھی تک کر رہے ہوں۔ مولوی صاحب بے شک "لوگ خدا کا بیٹا بناتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ اور وہ ان کو رزق دیتا ہے۔" لیکن آپ بھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ کہ آپ بھی ان صفات الہیہ کا مظہر بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو جو خدا تعالےٰ کے ساتھ شریک کرنے والوں کی طرح جھوٹ اور بے حقیقت باتیں نہیں۔ بلکہ سچی اور وزندار اور معتبر باتیں آپ کی شان میں کہتے ہیں۔ رزق دینا تو درکنار ان کا رزق بند کرنے کی فکر میں تو نہیں رہتے۔

یہ تو صحیح ہے۔ کہ رسول کریم پر جن لوگوں نے مال غنیمت تقسیم کرنے کے متعلق بدظنی کی۔ اور جس سے آپ کو بہت ہی رنج ہوا۔" آپ نے صبر کیا۔ آپ کو لوگ دکھ دیتے تھے۔" مگر آپ کسی کو اس کے بدلہ میں تکلیف پہنچانے کی کبھی کوشش نہ کرتے تھے۔ لیکن آپ بھی تو بتایئے۔ آپ اس سنت نبوی کی کہاں تک متابعت کر رہے ہیں۔ یا حقیقت حال کے اظہار سے بھی آپ کو اس قدر "قلبی تکلیف" محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ کہ اس کے ازالہ کے لئے ایک آدھ نہیں کئی چار وکلاء کی خدمات کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر ان مذکورہ بالا صورتوں میں سے آپ کا طرز عمل صریحاً آپ کے قول کے خلاف ہے۔ تو پھر آپ ہی فرمایئے۔ کہ آپ کا دوسروں کو یہ نصیحت کرنا۔ کہ:۔

"(جب تک انسان) اپنے آپ پر جبر نہ کرے۔ اس وقت تک بلند اخلاق نہیں ہو سکتا۔ غضب بڑی بری چیز ہے۔ جب غضب آئے۔ تو اس کو دبا دینا چاہیئے۔"

اور پھر حضرت امام حسن علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنا۔ کہ کس طرح انہوں نے اپنے ایک قصوروار غلام کو اس کے "الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین" کہنے پر آزاد کر دیا تھا۔ کس طرح دیانتداری کا وعظ کہلا سکتا ہے۔ جبکہ آپ کو جب خود غضب آئے تو اسے "دبانے کی" کی بجائے اور امام حسن کی پیروی کرنے کی بجائے اسے کام میں لا کر مخالف کو کچل ڈالنے کے لئے ہر ممکن کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ آپ ذرا غور تو فرمایئے۔ کہ آپ کا یہ وعظ کہ:۔

"اگر کسی کو کسی بھائی کے لفظوں سے دکھ پہنچا ہو تو میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ برداشت کرے۔"

سننے والے جب آپ کے طرز عمل کو دیکھتے ہونگے۔ کہ کس طرح آپ نے ایک صحیح بات اور امر واقعہ کا اظہار کرنے والے کے متعلق انتہائی عدم برداشت کا رویہ اختیار کیا۔ تو پھر آپ کے متعلق وہ کیا کہیں گے۔ مولوی صاحب دنیا کے حافظے اس قدر کمزور نہیں ہیں کہ آپ ایک ہی وقت میں تو اپنے مفروضہ "دکھ دینے والوں" کے لئے انتہائی عدم برداشت کا ثبوت دیں اور دوسرے لوگوں کو جنہیں دکھ پہنچے برداشت کا حکم دیں۔ تو وہ آپ کے قول و فعل میں یہ نمایاں تفاوت بھی محسوس نہ کر سکیں۔ اس لئے آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ خود ایک طریقہ اختیار کریں۔ ہم نہیں کہتے۔ کہ وہ "برداشت" کا ہی ہو۔ بے شک تعلیم قرآن کے خلاف سنت نبوی کے خلاف۔ امام حسن کے نمونہ کے خلاف آپ اپنے موجودہ عدم برداشت کے رویہ پر ہی قائم رہیں۔ بلکہ اسے ترقی دیکر انتہائی درجے تک لے جاویں۔ لیکن خدارا دوسروں کو بھی وہی رستہ اختیار کرنے کی تلقین کریں۔ جو اپنے لئے پسند فرمائیں۔

"پھر آپ فرماتے ہیں:۔ اگر کسی کا کوئی جھگڑا ہو جائے۔ تو بجائے اس کے کہ وہ عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ وہ اپنی قوم کو حکم بنائیں۔"

افسوس ہے کہ مولوی صاحب کی اس نصیحت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ جب ہم ان کے فعل پر نظر ڈالتے ہیں تو مذکورۃ الصدر باتوں کی طرح اس میں سخت اختلاف نظر آتا ہے۔ مولوی صاحب انصاف فرمایئے۔ کہ جو شخص خود عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے کی کوشش میں ہو اسے کہاں تک حق حاصل ہے۔ کہ وہ دوسروں کو عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے سے روکے۔ اپنی قوم کو حکم بنانے کے متعلق حوض ہے۔ کہ عرصہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آپ کو اس طریق فیصلہ کی طرف آنے کی دعوت دے چکے ہیں۔ اور لکھ چکے ہیں۔ کہ ہمارے مابین جو یہ جھگڑا ہے۔ کہ معاہدہ کی خلاف ورزی کس فریق کی طرف سے ہوئی۔ اس کے متعلق قوم میں سے "حکم" مقرر کر کے تصفیہ کرا لیا جائے۔ لیکن آپ ہیں۔ کہ آج تک اس طرف کا رخ ہی نہیں کرتے۔

اور نہیں تو اپنی بیان کردہ اس ایک بات پر ہی عمل کر چھوڑیں۔ اور قوم سے حکم مقرر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح کے اس چیلنج کو منظور کریں تا آپ کے اتنے لمبے چوڑے خطبہ میں سے ایک ہی بات ایسی ہو سکے۔ جس پر آپ اور آپ کے متبعین عامل ہونے کا بھی دعویٰ کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلام الامام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۱۲)

سوال ہوا۔ کہ خواہشات کی طرف لوگ جلد جھک جاتے ہیں۔ اور ان سے لذت اٹھاتے ہیں۔ جن سے خیال ہو سکتا ہے۔ کہ ان میں بھی ایک تاثیر ہے فرمایا (بعض اشیاء میں نہاں در نہاں ایک ظل اصلی شے کا آجاتا ہے۔ وہ شے طفیلی طور پر کچھ حاصل کر لیتی ہے۔ مثلاً راگ اور خوش الحانی۔ لیکن دراصل سچی لذت اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوا اور کسی شے میں نہیں ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ دوسری چیزوں سے محبت کرنے والے آخر اپنی حالت سے توبہ کرتے اور گھبراتے اور اضطراب دکھاتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک فاسق اور بدکار سزا کے وقت اور پھانسی کے وقت اپنے فعل سے پشیمانی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو ایسی استقامت عطا ہوتی ہے۔ کہ وہ ہزار ایذائیں دیئے جائیں۔ مارے جائیں قتل کئے جائیں۔ وہ ذرا جنبش نہیں کھاتے۔ اگر وہ شے جو انہوں نے حاصل کی ہے۔ اصل نہ ہوتی۔ اور فطرت انسانی کے ٹھیک مناسب نہ ہوتی تو کروڑوں کے سامنے ایسے استقلال کے ساتھ وہ اپنی بات پر قائم نہ رہ سکتے۔ یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ فطرت انسانی کی نہایت ہی قریب یہی بات ہے۔ جو ان لوگوں نے اختیار کی ہے۔ اور کم از کم بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمیوں نے اپنے سوانح سے اس بات کی صداقت پر مہر لگادی ہے)

فرمایا۔ (آئندہ زندگی میں مومن کے واسطے بڑی تجلی کے ساتھ ایک بہشت ہے۔ لیکن اس دنیا میں بھی اس کو ایک مخفی جنت ملتی ہے۔ جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ دنیا مومن کے لئے سجن یعنی قید خانہ ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ ابتدائی حالت میں جب کہ ایک انسان اپنے آپ کو شریعت کی حدود کے اندر ڈال دیتا ہے۔ اور وہ اچھی طرح اس کا عادی نہیں ہوتا۔ تو وہ وقت اس کے لئے تکلیف کا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لامذہبی کی بے قیدی سے نکل کر نفس کے مخالف اپنے آپ کو احکام الٰہی کی قید میں ڈال دیتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ وہ اس سے ایسا انس پکڑتا ہے کہ وہی مقام اس کے لئے بہشت ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے۔ جو قید خانہ میں کسی پر عاشق ہو گیا ہو۔ پس تم خیال کرتے ہو۔ کہ وہ قید خانہ سے نکلنا پسند کرے گا) ٭

سوال ہوا۔ کہ آیا نماز میں اپنی زبان میں دعا مانگنا جائز ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا (کہ سب زبانیں خدا نے بنائی ہیں۔ چاہیئے کہ اپنی زبان میں جس کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ نماز کے اندر دعائیں مانگے۔ کیونکہ اس کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ تا کہ عاجزی اور خشوع پیدا ہو۔ کلام الٰہی کو ضرور عربی میں پڑھو۔ اور اس معنی یاد رکھو اور دعا بے شک اپنی زبان میں مانگو۔ جو لوگ نماز کو جلدی جلدی پڑھتے ہیں۔ اور پیچھے لمبی دعائیں کرتے ہیں وہ حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ دعا کا وقت نماز ہے۔ نماز میں بہت دعائیں مانگو۔)

۱۸ مئی ۱۹۰۱ء

فرمایا۔ (اگر حاکم ظالم ہو۔ تو اس کو برا نہ کہتے پھرو۔ بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے۔ وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے۔ کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔ اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔)

۲۰ مئی ۱۹۰۱ء

کہیں سے خط آیا۔ کہ ہم ایک مسجد بنانا چاہتے ہیں اور تبرکاً آپ سے بھی چندہ چاہتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ (ہم تو دے سکتے ہیں۔ اور یہ کچھ بڑی بات نہیں۔ مگر جب کہ خود ہمارے ہاں بڑے بڑے اہم اور ضروری سلسلے خرچ کے موجود ہیں۔ جن کے مقابل میں اس قسم کے خرچوں میں شامل ہونا اسراف معلوم ہوتا ہے۔ تو ہم کس طرح سے شامل ہوں۔ یہاں جو مسجد خدا بنا رہا ہے اور وہی مسجد اقصیٰ ہے۔ وہ سب سے مقدم ہے۔ اب لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس کے واسطے روپیہ بھیج کر ثواب میں شامل ہوں۔ ہمارا دوست وہ ہے۔ جو ہماری بات کو مانے نہ وہ کہ جو اپنی بات کو مقدم کہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحؒ کے پاس ایک شخص آیا کہ ہم ایک مسجد بنانے لگے ہیں۔ آپ بھی اس میں کچھ چندہ دیں انہوں نے عذر کیا کہ میں اس میں کچھ نہیں دے سکتا حالانکہ وہ چاہتے۔ تو بہت کچھ دیتے۔ اس شخص نے کہا۔ کہ ہم آپ سے بہت نہیں مانگتے۔ صرف تبرکاً کچھ دیجئے۔ آخر انہوں نے ایک دوانی کے قریب سکہ دیا۔ شام کے وقت وہ شخص دوانی لے کر واپس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ حضرت یہ تو کھوٹی نکلی ہے وہ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور فرمایا خوب ہوا۔ دراصل میرا جی نہیں چاہتا تھا۔ کہ میں کچھ دوں۔ مسجدیں بہت ہیں اور مجھے اس میں اسراف معلوم ہوتا ہے ٭

احمدیہ ٹورنمنٹ میں سکاؤٹ شو

(۱۳)

سکاؤٹس مدرسہ احمدیہ نے احمدیہ ٹورنمنٹ میں ۲۲ نومبر کو حسب ذیل کھیلیں دکھائیں:۔

(۱) صبح کے وقت پل بنانا اس میں دو قسم کے پل بنائے گئے تھے۔ ایک لاٹھیوں کا اور ایک رسہ کا۔ لاٹھیوں کے پل پر سے تمام سکاؤٹس کو گذارا۔ اور بعض پبلک کے آدمی بھی گذرے۔ اور یہ پل کافی مضبوط تھا۔ رسے کے پل سے بعض سکاؤٹس کو گذارا گیا۔ جن میں سے شمس الدین اور اور عبدالحمید پٹھان بہت اچھی طرح سے گذرے ٭

(۲) باقی کھیلیں نماز ظہر کے بعد ہوئیں۔ اور باوجود مصروفیت کے خود حضرت اقدس خلیفۃ المسیح بھی تشریف لائے۔ ایک لڑکے نے مقتول کا پارٹ ادا کیا۔ اس کے بعد پریڈ بلڈنگ اور سائیکل سٹرچر دکھائے گئے۔ بعد ازاں چند سکاؤٹس نے کوٹھے پر سے چھلانگیں لگائیں۔ اور بعض نے چھلانگ لگا کر راستے میں آتے ہوئے سلیوٹ کیا۔ جمعہ کے دن قریباً ۱۱ بجے سیگنیلنگ کا مقابلہ ہوا۔ سکاؤٹ شو کو دیکھ کر تمام احباب اور بزرگان دین بہت مسرور ہوئے اور ہماری ہر طرح سے حوصلہ افزائی فرمائی ٭

(حافظ بشیر احمد ایس ایس سی سکاؤٹ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت محمود اور فرشتوں کا نزول

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۴) ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲۔ سیقول العدو لست مرسلاً سناخذہ من مارت او خرطوم وانا من الظالمین منتقمون۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ یوم یعض الظالم علی یدیہ یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا وقالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین انا انزلناک وکان اللہ قدیرا (ترجمہ) دشمن کہے گا۔ کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم اس کو ناک سے پکڑینگے (یعنی دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دینگے) اور ہم جزاء کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤں گا۔ (یعنی جس گھڑی تیری مدد کی جائیگی۔ اس گھڑی کا تجھے علم نہیں) اور اس دن ظالم اپنا ہاتھ کاٹے گا۔ کہ کاش میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا۔ اور اس کے ساتھ رہتا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اور بات بگڑ جائیگی۔ حالانکہ ان کو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ تو ہماری طرف سے ایک برہان ہے اور خدا قادر تھا (کہ ضرورت کے وقت میں اپنی برہان ظاہر کرتا)۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو بتایا۔ کہ آئندہ کو ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جو آپؑ کے دعوی کے برخلاف۔ لست مرسلاً کا فتنہ برپا کرے گا۔ اس فتنہ میں کئی اور آدمی بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ جو ملکر یہ دعوی کرینگے۔ سیقلب الامر۔ کہ اب یہ جماعت متفرق ہو جائے گی۔ اور بات بگڑ جائیگی۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ایسا شخص جو لست مرسلاً کے فتنہ کا بانی اور وہ اور اس کے ساتھی سیقلب الامر کہنے والے اس وقت کہیں پائے جاتے ہیں۔ تو سمجھ لو۔ کہ وہی لوگ اس پیشگوئی کے پورا کرنیوالے ہیں۔ جنہوں نے آپؑ کی رسالت سے انکار کیا۔ اور اسبات کے دعویدار ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ متفرق ہو جائیگی۔ اور اس رسول کے تخت گاہ میں کوئی رونق نہ رہے گی۔ چونکہ ان لوگوں کو اب ہر کوئی جانتا ہے۔ اس لئے ان کے ذکر کے بعد اسبات کو سمجھنا کہ کیا اس فتنہ کے ساتھ یہاں کوئی علاج بھی بتایا گیا ہے۔ سو اس میں غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سیقول العدو کے ساتھ خدا تعالےٰ کا انی مع الافواج اور سیقلب الامر کے ساتھ وما کانوا علی الغیب مطلعین فرمانا۔ اس راز اور حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس گھڑی یعنی وقت حضرت اقدس کی مدد کی جائیگی۔ العدو اور اس کے حامیوں کو کیا خبر۔ کہ جس شخص کو خدائے علیم و قدیر نے الہام انی مع الافواج اتیک بغتۃ خواب میں دکھایا۔ جس الہام کی تشریح میں حضور نے فرمایا کہ اس وقت خدا تعالےٰ کے فرشتے اتر کر آپ کی مدد کریں گے۔ وہ شخص لست مرسلاً اور سیقلب الامر کہنے والوں کا دلائل قاطعہ سے ایسا دم بند کریگا۔ کہ آخر شرمندے ہو کر ان کو کہنا پڑے گا۔ کہ کاش ہم مسیح موعود کو رسول سمجھنے والوں کے ساتھ رہتے۔

(۵) سَنُنْجِیْکَ۔ سنعلیک۔ انی معک ومع اھلک۔ ساکرمک اکراماً عجیباً۔ سمع الدعاء انی مع الافواج اتیک بغتۃ دعاءک مستجاب انی مع الرسول اقوم واصلی واصوم واعطیک ما یدوم (ترجمہ) ہم تجھے نجات دینگے۔ ہم تجھے غالب کرینگے۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ اور میں تجھے ایسی بزرگی دوں گا۔ جس سے لوگ تعجب میں پڑینگے۔ خدا نے دعا سن لی۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ تیری دعا قبول کی گئی۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا۔ جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگی (البشریٰ صفحہ ۷۸)

یہاں بھی الہام۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ موجود ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے والے العدو کے حالات معلوم کرنے کے لئے بطور ایک کلید کے ہے۔ اس کے سیاق وسباق پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی وقت حضرت اقدس کے نام لیواؤں سے کچھ ایسے لوگ اٹھ کھڑے ہونگے۔ جو حضور کو درجہ نبوت و رسالت سے گرانے اور آپ کی اولاد کو ستانے کے لئے ہر وقت کمربستہ ہونگے۔ وہ اولاد جس کے لئے حضرت اقدس نے نہایت دردمند دل کے ساتھ دعائیں کیں۔ اور جس کی نسبت آپ فرماتے ہیں ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

سو اللہ تعالےٰ ان الہامات میں آپ کو تسلی کے طور پر خبر دیتا ہے۔ کہ "ہم تجھے نجات دینگے"۔ یعنی آپ کو گرانے والے آپ کے مقام سے علیحدہ کر کے ایک گڑھے میں گرائے جائینگے" "میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں" یعنی آپ کی عزت اور بزرگی آپ کی اس اولاد کے طفیل جس کے بارے میں آپ نے دعائیں کیں۔ اور خدا نے ان دعاؤں کو قبول کیا۔ دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچایا جائے گا۔ اور آپ کی نبوت و رسالت کو وہ غلبہ حاصل ہوگا۔ جس سے لوگ تعجب میں پڑینگے۔ کہ کس طرح ایک بچے کے مقابلہ میں بڑے بڑے اہل الرائے نے منہ کی کھائی۔ "میں اپنی فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا" یعنی محمود کے زمانہ میں آپؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے الٰہی افواج کا نزول ہوگا (کان اللہ نزل من السماء) "میں اپنے رسول کیساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا" اس میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جب خدا کا ایک مومن کے ساتھ یہ معاملہ ہے۔ کہ اس کے بیمار ہونے پر جو شخص اس کی عیادت کے لئے نہیں جاتا۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کو کہے گا۔ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی (مشکوٰۃ) کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوگیا تو مجھے پوچھنے کے لئے نہ آیا۔ مومن بیماری یا سفر کی وجہ سے عمل نہ کر سکے۔ تو اس کا وہ عمل جو تندرستی اور گھر میں کرتا تھا۔ اسی طرح لکھا جاتا ہے۔ اذا مرض العبد او سفر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیماً صحیحا (بخاری) حکم ہوتا ہے۔ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح کہ جاری رکھو۔ اس کے وہ عمل جو تندرستی کی حالت میں اس کے لئے جاری کرتے تھے۔ مرابط فی سبیل اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے راہ میں چوکیداری کرنے والے کے حق میں آیا ہے۔ فانہ یمنی لہ عملہ الی یوم القیامۃ (ابوداؤد) کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ رسول جس کا آنا گویا تمام انبیاء کا آنا ہے۔ (جیسا کہ اللہ فی حلل الانبیاء اور اذا الرسل اقتت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مصداق ہے۔ اور جس کو خدا نے فرمایا۔ دعا تک مستجاب۔ اور یہ بشارت دی "دوسرا البشیر تمہیں دیا جائیگا جس کا دوسرا نام محمود ہے" جس کو آپ نے مسجد کے دیوار پر لکھا ہوا پایا "مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود" (تریاق القلوب صفحہ) جس کا یہی مطلب ہے۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ محمود آپ کا جانشین ہو کر اس مسجد میں پیش امام ہوگا۔ اس رسول کے ساتھ اللہ کھڑا نہ ہو نہ نماز پڑھے نہ روزہ رکھے۔ یعنی اس مرابط فی سبیل اللہ کے عمل کو جاری رکھنے کے لئے فرشتوں کو کوئی حکم نہ دے۔ نہیں ہرگز نہیں خدائے علیم و خبیر ہے اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ واعطیک ما یدوم۔ کہ میں وہ چیز تجھے دوں گا۔ جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا تعالےٰ محمود کے زمانہ میں فرشتوں کے ساتھ آیا۔ اور فرشتے اپنا کام کر رہے ہیں۔ جو ہمیشہ نبیوں کے زمانہ میں کرتے رہے۔ تاکہ ان کاموں کو دیکھ کر لوگ سمجھ لیں۔ کہ اس زمانہ میں بھی خدا کا ایک نبی آیا اور خدا تعالےٰ انی مع الرسول اقوم کے مطابق اس کے ساتھ کھڑا ہے ؛

(۶) انّ الذی فرض علیک القرآن لرادّک الی معاد۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ تاتیاک نصرتی انی انا الرحمٰن ذو المجد والعلیٰ (ترجمہ) وہ قادر خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا۔ پھر تجھے واپس لائے گا۔ (یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا) میں اپنی فوجوں سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں۔ میں ہی ہوں جو بلندی اور بزرگی کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی میرا ہی بول بالا رہیگا (انبشریٰ صفحہ) حضرت اقدسؑ کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا "ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" نیز آپ تریاق القلوب میں لکھتے ہیں "الہام یہ بتلاتا تھا۔ کہ چار لڑکے پیدا ہونگے۔ اور ایک کو انہیں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا۔ سو خدا کے فضل سے وہ چار لڑکے پیدا ہو گئے" پس الہام انی مع الافواج جس کو حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا بتا رہا ہے۔ کہ قرآنی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے محمود جو حسن و احسان میں آپ کا نظیر ہے آپ کا جانشین ہوگا ؛ (باقی آئندہ)

حضرت مسیح ناصری نے کون سے مردے زندہ کئے

(※)

جہاں پادری صاحبان نے ناواقف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے ہیں وہاں ایک یہ بھی خطرناک طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی بعض آیات کی غلط تاویلات کر کے بلاوجہ مسیح ناصری کی فوقیت تمام انبیاء اکرام پر ثابت کرتے ہیں۔ مثلاً آیت احی الموتیٰ باذن اللہ (سورہ ال عمران) پیش کر کے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ اس سے مطلب اہل قبور کو زندہ کرنا ہے جس کو بجز مسیح ناصری کے اور کسی نے نہیں کیا۔ اور تمام انبیاء اس جلیل القدر معجزہ کے دکھلانے سے قاصر رہے۔ اس مغالطے میں پھنس کر بہت سے مسلمان عیسائیت کا شکار ہو گئے۔ اور بہت سے مسلمان اب تک باوجود مسلمان ہونے کے بھی اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے ان عیسائی حضرات کی اس غلط تاویل پر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ ہر ایک زبان کا عموماً اور عربی زبان کا خصوصاً یہ قاعدہ ہے۔ کہ بعض کلمات کے معانی ان کے اسناد الیہ کے تبدیل ہونے سے بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً "الصلوٰۃ" جب اور جہاں بھی قرآن کریم میں اس کو انسان کی طرف اسناد کیا ہے۔ تو اس کے معنے اُس نماز کے آئے ہیں۔ جو روزانہ پانچوں وقت مساجد میں اذان و اقامت اور جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ مگر جب اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف اسناد کریں۔ تو اس کے معنے صرف رحمت کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مشہور ہے۔ علیہ صلوٰۃ اللہ۔ یعنی اس پر خدا کی رحمت ہو۔ اسی طرح جب جملہ احی الموتیٰ کو اللہ تعالےٰ کی طرف اسناد کریں۔ تو یہ حقیقی اور مجازی دونو معنوں میں برعایت محل ہو سکتا ہے مگر جب اس کو غیر اللہ یعنی انبیاء و اولیاء کی طرف اسناد کریں۔ تو محض مجازی (یعنی ضلالت سے نکال کر ہدایت کی طرف لانا) معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح اللہ تعالےٰ نے گمراہی کو ظلمت اندھیرے اور موت سے تشبیہ دی۔ بلکہ انہی لفظوں سے بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح ہدایت کو نور اور روشنی اور زندگی سے تشبیہ دی ہے۔ اور ہادی یعنی نبی کو "مردوں کو زندہ کرنے والا ہی کہا ہے ملاحظہ ہو سورۃ انفال یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی اے ایمان والو اللہ اور رسول کا کہا مانو۔ جبکہ وہ تمہیں بلائے تاکہ وہ تم کو زندہ کرے۔ احباب ذرا غور فرما دیں۔ کہ انبیاء کا احیاء اموات۔ ضلالت کی موت سے نکال کر روحانیت اور نور کی زندگی میں داخل کرنا ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ یہ جملہ یعنی "احی الموتیٰ" غیر اللہ کی طرف اسناد ہو تو صرف مجازی معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے۔

دوسرے "الموتیٰ" کا لفظ کلام عرب میں ایسے مریض کے لئے بھی آتا ہے۔ جس کی زندگی سے اس کے تمام عزیز و اقارب مایوس ہو چکے ہوں۔ جس کو دوسرے لفظوں میں وقت نزع یا جان کندن یا آخری وقت بھی کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ الذی یمد الیہ میتکم عینیہ (یعنی فرشتے وہ ہستی ہیں) جن کی طرف تمہارے آدمی وقت نزع آنکھیں اٹھا کر دیکھتے ہیں۔ پس ایسے مریض کا محض ایک نبی کی دعا سے شفا پا جانا بالکل قرین قیاس ہے۔ اور ایسے مریض کے لئے صحت ہونے کی حالت میں عموماً لوگ یہی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ اس کو دوبارہ خدا تعالےٰ نے زندہ کیا۔ اب ہم شہادت کے طور پر دو واقعات ایسے درج کرتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں ہزاروں انسانوں کے سامنے ظہور میں آئے اور دکھانے والی پاک ہستی کے دشمن باوجود رات دن تکذیب کرنے کے ان نشانات کا انکار نہیں کر سکتے اور نہ کر سکیں گے۔ یہ نشانات حضرت مسیح موعود سیدنا میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی اللہ کے ہاتھ پر بفضل خدا ظہور پذیر ہوئے۔ آپ کی زندگی میں ایک لڑکا عبدالکریم ولد عبدالرحمٰن آف حیدر آباد یہاں پڑھتا تھا۔ اس کو دیوانہ کتا کاٹ گیا۔ تب اس کو بحسب رواج کسولی بھیج دیا گیا۔ جب وہ علاج کرا کے واپس قادیان آیا۔ تو تھوڑے دن گذرنے کے بعد ہی اس میں آثار دیوانگی ظاہر ہوئے اور وہ پانی سے ڈرنے لگا۔ اور تمام حرکات دیوانگی اس سے صادر ہونے لگیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تب اس کو علیحدہ کمرہ میں روک دیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو بٹالہ روانہ فرمایا کہ وہاں سے کسولی تار دیکر دریافت کریں۔ کہ اس وقت عبدالکریم کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے بذریعہ تار دریافت کیا۔ تو مندرجہ ذیل جواب آیا۔ جس کا اردو ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

مقام بٹالہ — از کسولی

بنام شیر علی قادیان — از جناب پلیسٹورڈ

"افسوس ہے۔ کہ عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔"

جب یہ خبر حضرت مولوی صاحب نے حضور کو سنائی۔ تو آپ فرماتے ہیں "تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل بے قرار ہوا" دعا فرمائی تو بفضلِ خدا اس کو بکلی صحت ہو گئی۔ پھر جب یہ خبر دوبارہ کسولی پہنچی۔ تو وہاں سے ایک مسلمان نے خط لکھا۔ جس کے کچھ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں "سخت افسوس تھا۔ کہ عبدالکریم جس کو دیوانے کتے نے کاٹا تھا۔ اس کے اثر میں مبتلا ہو گیا۔ مگر اس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی۔ کہ وہ دعا کے ذریعہ سے صحتیاب ہو گیا۔ ایسا موقعہ جانبر ہونے کا کبھی نہیں سنا۔ یہ خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہے۔" تفصیلاً دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸

دوسرا نشان حضرت مسیح موعودؑ کے فرزند دلبند کا شفا پانا ہے۔ جبکہ اس کی اس قدر بے امیدی ہو گئی تھی۔ کہ صدائے موت بھی بعض نے بلند کر دی۔ آپؑ کے الفاظ مبارک حسب ذیل ہیں "میرا لڑکا مبارک احمد دو سال کی عمر میں ایسا بیمار ہوا۔ کہ حالت یاس ہو گئی۔ اور ابھی میں دعا کر رہا تھا۔ کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ یعنی اب بس کرو دعا کا وقت نہیں۔ مگر میں نے دعا کرنے سے بس نکیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا۔ تو معاً مجھے اس کا دم آنا محسوس ہوا۔ اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا۔ کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی" حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸

واقعات تو بہت ہیں۔ مگر بخوف طوالت انہی پر اکتفا کی جاتی ہے۔ یہ وہ واقعات ہیں۔ جن کے آج سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں گواہ موجود ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ انبیاء کا مردے زندہ کرنا دو ہی وجہ سے ہوتا ہے۔ یا تو لوگوں کو ضلالت کی موت سے نکال کر ہدایت کی زندگی دینا۔ یا ایسے لاچار مریضوں کو بذریعہ دعا موت کے منہ سے نکالنا ان دو معنوں کے سوا انبیاء کا احیاءُ الموتیٰ کلام عرب میں اور کسی معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ پس یحیی الموتیٰ کو غیر اللہ کی طرف اسناد کر کے حقیقی معنے مراد لینے کلام عرب اور محاورہ کے سخت خلاف ہیں۔ پس اس آیت کو پیش کر کے مسیح ناصریؑ کی فوقیت حضرت رسول کریم سید المرسلینؐ پر ثابت کرنا اہل انصاف کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ حضرت رسول کریمؐ کی تو بلند شان ہے۔ آپ کے متبعین سے احیاءُ الموتیٰ کے معجزے ثابت ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور قیامت تک آپ کے حقیقی خادم ایسے معجزے دکھاتے رہیں گے۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ حضرت رسول کریمؐ تو بفضلِ خدا ایسی روح پھونکنے آئے تھے۔ اور ایسا گر سکھانے آئے تھے۔ جس کو صحیح طور پر استعمال کر کے آپؐ کے خدام ایسے معجزات دکھائینگے۔ اور یہی بات ہے۔ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے حضورؐ نے فرمایا۔ لو کان عیسیٰ وموسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی یعنی اگر اس وقت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بغیر میری اطاعت کے چارہ نہ ہوتا۔

(ادنیٰ خادم عبداللہ طالب علم قادیان)

مباحثہ پاک پٹن کے متعلق مخالف فریق کی غلط بیانی

(پیغام)

مختصر روئداد مباحثہ پاک پٹن الفضل مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۲۸ء میں میری طرف سے شائع ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں پیغام حق قادیان مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۲۸ء میں اسی مباحثہ کے سلسلہ میں فریق مخالف حکیم عبدالعزیز صاحب کی طرف سے عجیب و غریب سرخیوں کے ماتحت ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کے اکثر حصوں کو مباحثہ مذکور سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ تھا۔ اور پھر اس مضمون میں اکثر باتیں سراسر جھوٹ اور باطل ہیں۔ اور بالکل واقعات کے خلاف ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیغام حق سے پیغام باطل کا کام لیا گیا ہے۔ اغلب اندیشہ ہے۔ کہ پیغام باطل والے مضمون سے بعض خطرناک غلط فہمیاں پیدا ہوں۔ اس لئے برعایت اختصار اس کا جواب دیا جاتا ہے:۔

(۱)

حکیم عبدالعزیز صاحب ستمبر ۱۹۲۶ء کے مناظرے میں میری تقریر انسبت تبرج بر کتاب درد دل مصنفہ حکیم صاحب مذکور کے جواب میں ایک لفظ تک نہ بول سکے۔ بلکہ خلاف از شرائط مباحثہ غیر متعلق اور خلاف تہذیب اعتراضات کرتے رہے۔ اور اس پر طرفہ یہ کہ ان کے جواب سننے کی تاب نہ لا کر غیر مرزائیوں کو فساد پر آمادہ کر دیا۔ اور ہمارے جلسہ کو درہم برہم کر دیا۔ میں نے اس کے جملہ اعتراضوں کے جواب پندرہ اشتہاروں میں شائع کر کے پاک پٹن میں تقسیم کرائے۔ مگر حکیم صاحب سے آج تک ان اشتہاروں کا جواب بن نہیں آیا:۔

(۲)

حکیم صاحب کا مایۂ ناز اعتراض صرف یہی ہے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعودؑ۔ مالیخولیا۔ جنون۔ پاگل پن کے سخت مریض تھے۔ حکیم صاحب نے کتاب درد دل صرف اسی موضوع پر لکھی۔ میں نے اس کے اس مخصوص اعتراض اور کتاب مذکور کا دندان شکن جواب اپنی کتاب "حقیقۃ الجنون یا شفائے دل" ۱۹۲۶ء میں دیدیا۔ مگر پھر یہ مالیخولیائی طبیب عجیب ڈھٹائی اور بے حیائی اور بے شرمی سے چیلنج دیتا ہے۔ کہ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کریں۔ اس نادان کو اس قدر علم بھی نہیں۔ کہ کفار مکہ نے آنحضرت صلعم پر یہی الزام کس شد و مد سے لگایا تھا۔ اور قرآن کریم میں اس کا کتنی دفعہ ذکر ہے۔ اور پھر اس کا کیا جواب دیا گیا ہے۔ پھر اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے کہ کتاب حقیقۃ الجنون کی موجودگی میں تیرا اپنا منہ زیب دیتا ہے۔ کہ ہم احمدیوں کو اس اعتراض کے متعلق اس قسم کا چیلنج دو۔ جبکہ آج تک تجھ سے اس کا کوئی جواب بن نہیں پڑا اور اس کتاب نے تیرے چھکے چھڑا دیئے۔ اور تیرے علم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم کی پردہ دری کردی۔ اور پھر اس کتاب کے خاتمہ پر میں نے تجھ کو دعوت مقابلہ کی طرز پیش کی تھی۔ لیکن اس طرف رخ کرنے سے تمہاری جان جاتی تھی۔ پس ان حالات کے ماتحت ہمارے نزدیک تمہارے اس پھوکے چیلنج کی کوئی حقیقت نہیں۔ تمہیں احمدیوں کے مقابلے میں آکر بڑا بننے کا شوق ہے۔ ورنہ علمی لحاظ سے تم اس قابل نہیں ہو۔ کہ تمہیں مخاطب بھی کیا جاوے ؛

(۳)

موضوع مباحثہ مسئلہ حیات و ممات حضرت مسیح ناصری تھا۔ اور حیات مسیح کا بار ثبوت تمہارے ذمہ تھا۔ صرف اس مسئلہ پر حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کی تحریروں سے فیصلہ کرنا تھا۔ تم نے براہین احمدیہ کے صرف دو حوالے پیش کئے تھے۔ یعنی ص۴۹۷ اور ص۵۰۵ اور بس۔ اسکے مقابلے میں ہم نے ازالہ اوہام اور حقیقۃ الوحی اور چشمہ معرفت کشتی نوح اور تحفہ غزنویہ وغیرہم کتب حضرت مسیح موعودؑ سے وفات مسیح کے بہت سے حوالے پیش کئے تھے۔ جس پر تم نے تناقض کا سوال اٹھایا۔ بلکہ یہ بھی کہا۔ کہ اس تناقض کو حضرت مسیح موعودؑ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے ہم سے وجوہات تناقض مانگیں۔ ہم نے آپ کو وجوہات تناقض حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے ہی حسب ذیل گن سنائیں۔ جس سے آپ پر اور سامعین پر سناٹے کا عالم چھا گیا تھا۔ یاد کرو:۔

(۱) حیات مسیح کا عقیدہ الہام سے ترک کیا۔ تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۶۲ حقیقۃ الوحی ص۷۵ ؛

(۲) بوجہ عدم تفہیم براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا ذکر ہے۔ حقیقۃ الوحی ص۳۳۸ ؛

(۳) عقیدہ حیات و ممات مسیح ناصری کے بارے میں تناقض کا ... حقیقۃ الوحی ص۳۸ تا ص۱۵۰ ؛

(۴) براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا عقیدہ منصوبہ کے خیال کو توڑنے۔ کشتی نوح ص۴۶

(۵) براہین احمدیہ میں رکی عقیدہ حیات مسیح مخالفین کے لئے قابل استناد نہیں۔ کشتی نوح ص۳۷ ؛

(۶) حیات مسیح کا عقیدہ براہین احمدیہ میں اجتہادی غلطی ہے۔ الوصیت ص۱۴ ؛

پس جب حضرت مسیح موعودؑ نے تناقض کا فیصلہ بھی خود ہی کر دیتے ہیں۔ اور اس فیصلہ پر آخر دم تک قائم رہتے ہیں اپنی جماعت کو وفات مسیح کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور وفات مسیح کی وصیت کرتے ہیں۔ اسی لئے تو غیر احمدی لوگ ہم سے وفات مسیح کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ تو آپ کو حسب شرط مباحثہ مذکورہ فوراً تسلیم کر لینا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک حضرت مسیح ناصری یقیناً وفات یافتہ ہیں۔ جیسا کہ عین مباحثہ میں آپ سے بار بار ایسا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اور آپ کے ساتھیوں میں سے چند ایک اشخاص نے عین میدان مباحثہ میں ہم سے درخواست کی تھی۔ کہ اب اسے جانے دو۔ الہامات پر بحث کرو۔ اور ہم میدان مباحثہ میں ہی دیکھ رہے تھے۔ کہ آپ کے ساتھی آپ کو کوس رہے تھے۔ کہ ان شرائط کے ساتھ یہ مباحثہ ہی کیوں کیا گیا ؛

(۴)

پھر تم نے ست بچن کے حوالے سے اسی تناقض کے رد سے حضرت مرزا صاحبؑ کو پاگل یا منافق ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس پر میری طرف سے اعتراض ہوا کہ حیات و ممات حضرت مسیح ناصری کے مسئلہ میں یہ نتیجہ پیش کرنا سراسر غیر متعلق ہے۔ البتہ جب نبوت حضرت مرزا صاحب پر بحث ہوگی۔ اس وقت یہ نتیجہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ ہر دو صاحبان صدر نے بہت بحث و تمحیص کے بعد اس امر کا فیصلہ میرے حق میں دیا۔ تم نے اس فیصلہ کو ایک دفعہ مان لیا۔ مگر پھر بھول گئے۔ دوبارہ میرے حق میں فیصلہ ہوا۔ پھر آپ کو چار و ناچار ماننا پڑا۔ پھر آپ بھول گئے۔ اور جب پھر سہ بارہ میرے حق میں فیصلہ ہوا۔ تو آپ از راہ تحکم صاحبان صدر سے بھی باغی ہو گئے۔ اور پکار اٹھے۔ کہ مجھے روکنے والا کون ہے۔ میں بولتا ہوں گا۔ تقریر کروں گا۔ اس وقت آپ چاہتے تھے۔ کہ الہامات حضرت میرزا صاحبؑ پر بے لگام ہو کر اعتراضوں کی بوچھاڑ دیویں۔ تاکہ اس وقت جو آپ کو شکست ہو چکی تھی۔ اس کی ذرا سی تلافی ہو جاوے۔ مگر ہم آپ کو ایسا کب کرنے دیتے تھے۔ جب ہم نے دیکھا۔ کہ واقعی آپ اب کسی کا کہنا نہیں مانتے اور کھلم کھلا شرط کی خلاف ورزی کرنے لگ گئے ہیں۔ تب ہم نے مباحثہ کے بند ہونے کا اعلان کر دیا۔ اب آپ نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ کہ گویا ہم بھاگ گئے۔ اجی بالنچو لیائی طبیب !!!

ذرا انصاف کرو۔ مقررہ شرائط کی پابندی سے کون بھاگا۔ تم یا ہم ؟

(۵)

ست بچن والے حوالے کی رو سے بھی حضرت مسیح موعودؑ (نعوذ باللہ) پاگل یا منافق نہیں ٹھیرتے۔ کیونکہ جہاں حضور فرماتے ہیں:۔ "ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق" ست بچن ص۳۱۔ وہاں حضور یہ بھی فرماتے ہیں:۔ "اس لئے یا تو ہم ان کی تاویل کرینگے۔ اور یا الحاقی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ بزرگوں کی کلام میں تناقض روا نہیں" ست بچن حاشیہ ص۲۹ ؛

پس حضرت مسیح موعودؑ نے تناقض کی صورت میں تاویل کرنے کو جائز رکھا ہے۔ اور عقیدہ حیات و ممات مسیح ناصری کے بارے میں تو حضرت مسیح موعودؑ نے خود ہی تاویل بھی کر دی ہے۔ جس کا مفصل ذکر (۳) میں ہو چکا ہے۔ پھر اگر ست بچن ص۳۲ تا ص۳۱ بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ کسی شخص کا ایک ہی وقت میں ایک ہی واقعہ کی نسبت اختلاف بیان کرنا اور تناقض کرنا اس کو پاگل یا منافق بناتا ہے۔ جیسا کہ تناقض زیر بحث کی مثال سے ست بچن میں ظاہر ہے کہ جنم ساکھیوں میں اور گرو گرنتھ کے اشعار میں حضرت بابا نانک صاحب ایک ہی وقت میں ہندو بھی ثابت ہیں۔ اور ایک ہی وقت میں مسلمان بھی ثابت ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے ان پر احسان کیا ہے۔ کہ حضور نے بحیثیت حَکَم بعض حوالوں کی تاویل کر کے یا بعض حوالوں کو الحاقی قرار دیکر یہ فیصلہ دیا ہے کہ "اب ہم کھول کر لکھتے ہیں۔ کہ ہماری رائے باوا نانک صاحب کی نسبت یہ ہے۔ کہ بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے۔ اور یقیناً وہ وید سے بیزار ہو کر ..... " ست بچن ص۳۱ ؛

اگر حضرت مسیح موعودؑ یہ فیصلہ نہ فرماتے۔ یا اس طرح تسلیم نہ کر لیا جائے۔ تو جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں ایسے تناقض ہیں۔ کہ انسان یہ کہنے پر مجبور ہوتا ہے۔ کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں ..... الخ۔ اس صورت میں یہ اصول بالکل درست ہے۔ اب حیات و ممات مسیح ناصری کے مسئلہ والا تناقض یقیناً ایسا نہیں۔ حیات مسیح صرف براہین احمدیہ میں ہے۔ جو سب سے اوّل تصنیف ہے۔ بعد ازاں کسی کتاب میں اس عقیدے کا اعادہ نہیں۔ بلکہ ازالہ اوہام وغیرہ کتب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے کہ آخری سب تصنیفوں میں وفات مسیح پر زور دیا گیا ہے۔ گویا ایک ہی وقت میں یہ دونو عقیدے ہرگز نہیں تھے۔ دونوں عقیدوں کے درمیان زمانی حد فاصل موجود ہے۔ اندریں صورت یہ تناقض ایک واقعہ کے متعلق ایک ہی وقت میں نہیں ہوا۔ بلکہ مختلف وقتوں میں ہوا۔ جیسا کہ عقلاً جائز ہے۔ مثلاً حضرت بابا نانک صاحب پہلے ہندو تھے۔ پھر مسلمان ہوئے۔ اور اسلام کی حالت میں وفات پائی۔ اب ظاہر ہے۔ کہ ہندو ہونے کی حالت والے عقائد بعد ازاں کے لئے قابل استناد نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح رسمی عقائد بمقابلہ الہامی عقائد قابلِ استناد نہیں ہو سکتے۔ مثلاً احادیث سے ثابت ہے۔ کہ ابتداء میں آنحضرت صلعم اپنے تئیں حضرت موسیٰؑ، حضرت یوسفؑ اور حضرت یونسؑ پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا۔ کہ آپؐ نے اعلان فرمایا۔ کہ انا سید ولد آدم۔ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور یہ کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ رحمۃ اللعالمین اور ذکر للعالمین ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ پھر ابتدا میں متعہ جائز سمجھا جاتا تھا۔ پھر حرام ہوا۔ عاشورہ روزہ پہلے فرض خیال کیا جاتا تھا۔ پھر نفلی ہوا۔ مکی زندگی میں شراب کی ممانعت نہ تھی۔ مدنی زندگی میں شراب حرام ہوئی۔ ابتداء میں مکی زندگی میں بیت المقدس قبلہ تھا۔ مگر بعد ازاں مدنی سورۃ کے ذریعہ مسجد الحرام قبلہ مقرر ہوئی۔ حضرت آدمؑ کا ابلیس کے دھوکے میں آجانا۔ مگر بعد ازاں الہام الٰہی کے ذریعہ سے اس دھوکے سے بچ جانا اور پھر حضرت موسیٰؑ کا حضرت خضرؑ کی بعض باتوں کی حقیقت کو نہ سمجھنا تو سورۂ کہف سے بخوبی ظاہر ہے۔ پس بعینہٖ اسی طرح ابتدا میں حضرت مسیح موعودؑ نے بلا تحقیق اور بلا دلیل اپنا رسمی عقیدہ حیات مسیح ناصری براہین احمدیہ میں ظاہر کیا۔ اور بعد ازاں الہام الٰہی سے تفہیم ہونے کے بعد اور تحقیقات کرنے پر ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح ناصری یقیناً وفات یافتہ ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ایک اجتہادی غلطی ہے۔ جو بعد ازاں الہام الٰہی سے درست کر دی گئی۔ حضرت نوحؑ نے اپنی اجتہادی غلطی کی وجہ سے اپنے نافرمان بیٹے کو اپنے اہل میں سمجھ لیا تھا۔ (المومنون ۲۸/۲۳ نوح ۳۰/۴۱ وہود ۴۵ تا ۴۷/۱۱) مگر اللہ تعالیٰ نے لیس من اھلک فرما کر حضرت نوحؑ کی یہ اجتہادی غلطی رفع کر دی۔

(۶)

مالیخولیائی طبیب نے اپنے مضمون میں "قادیانی کا فیصلہ" سُرخی جما کر بھی اپنے پاگل پن یا اپنی منافقت کا عجیب و غریب ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ بروئے شرط ۱ ثابت تو یہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی کتب میں سے حیاتِ مسیح ثابت ہے۔ اور پھر اس کے متعلق حضرت مرزا صاحبؑ کا فیصلہ یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق کیا اسی طریق سے تم نے مرزا صاحبؑ کا فیصلہ منظور کیا تھا۔ کیا یہ کج بحثی نہیں؟ تو اور کیا ہے؟ اور شرائط سے فرار کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر اس سے تمہاری منافقت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔ ورنہ تم یقیناً پاگل ہو۔ کیونکہ بحث تو حیات مسیحؑ کی ہے۔ اور آپ نتیجہ حضرت مرزا صاحبؑ کی دماغی اور روحانی حالت کا نکالتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں اور کون پاگل ہوگا۔ جس کے دماغ کی یہ حالت ہو؟

(۷)

سچے ملہم کا معیار ہماری موجودگی میں ہرگز بیان نہ ہوا اور نہ بروئے شرائط مباحثہ بیان ہو سکتا تھا۔ کیونکہ بروئے شرط ۱ یہ بالکل غیر متعلق امر تھا۔ اسے حیات مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بات بھی ظاہر کرتی ہے۔ کہ مالیخولیائی طبیب نے ہی شرائط مباحثہ سے فرار کیا۔ اور اپنی ظاہر شکست کو چھپانے کے لئے ہماری طرف فرار منسوب کرتا ہے؟

(۸)

پھر تم نے "قادیانی کے غلط اور خلاف شرع توہات" کی سُرخی کے ماتحت جو کچھ یاوہ گوئی کی ہے۔ اس کا جواب تم بارہا دفعہ لے چکے ہو۔ مگر شرم چہ کنی است کہ پیش مردان بیامد۔ کیا ہمارے پندرہ اشتہاروں میں ان سب باتوں کا جواب موجود نہیں۔ اور پھر کیا اس مباحثہ سے دو تین دن پہلے اخویم میاں محمد یار صاحب زرگر پاک پٹن کے مکان پر تمہیں انہی یاوہ گوئیوں کا جواب نہیں دیا گیا تھا۔ اور کیا اس وقت تم ایک لفظ بھی بول سکتے تھے۔ اور اس وقت تم نے شرمندگی کے ٹالنے کے لئے اسی مباحثہ کی طرح ڈالی تھی۔ جس مباحثہ نے تمہارے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ اور لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔ کہ تم احمدیوں کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔ پھر ساری مرزائی دنیا کو کھلے چیلنج کے معنے ہی کیا ہوئے۔ پاک پٹن کا ایک ادنیٰ احمدی بھی تم سے علم و فضل میں بہتر ہے۔ اگر کچھ ہمت ہے۔ تو ہم آپ کے امتحان کے لئے ایک رکوع قرآن مجید میں سے پیش کرتے ہیں۔ ذرا اس کا ترجمہ تو کر دکھائیں۔ شیخیاں بگھارنا اور ہوتا ہے۔ علمیت کچھ اور چیز ہے۔ والسلام؟

(خاکسار غلام احمد خاں ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن)

احمدیہ مشن لنڈن کیلئے خواتین کا چندہ

احمدیہ مشن لنڈن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات کو چندہ فراہم کرنے کا جو ارشاد فرمایا ہے۔ اسکی تعمیل میں مختلف مقامات کی خواتین سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔ قادیان کی مستورات نے بارہ سو کے قریب چندہ جمع کیا ہے۔ اور سیالکوٹ کی خواتین نے تین سو کے قریب۔ دوسرے مقامات سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک لنڈن مشن کے متعلق کیمل پور کی احمدی خواتین میں تحریک کی گئی جس پر تیئیس ۳۲ روپیہ آٹھ آنہ نقد اور دو نقرئی چوڑیاں حاصل ہوئیں۔ (ایس۔ ایس نسیم الٰہیہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب)

۲۔ لاہور میں اس وقت تک سو روپے کی رقم اور کچھ طلائی زیور وصول ہوئے ہیں۔ اور کچھ بہنوں نے وعدے لکھائے ہیں؟ (سعیدہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

۳۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کی تعمیل میں ۱۸ نومبر جلسہ کیا گیا۔ جس میں بہت سی بہنوں نے وعدے لکھوائے۔ بعض اقوام نقد بھی وصول ہوئیں۔ کل رقم پچاس کے قریب ہوگی؟ (زینب بی بی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ فیروز پور؟

ملاحظہ ہو
صفحہ ۱۲ پر اس پیپر پاک پٹن میں
ریاست کا اعلان کیا گیا ہے
سے ناظرین جلد فائدہ
اٹھائیں؟

(خاکسار عبدالاحد عونی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰ر دسمبر تک رعایت

ریل بھی فضل خدا سے قادیان میں آگئی

قادیان میں ریل پہنچ جانیکی خوشی میں علمی لوٹ کا رعایتی اعلان

خدا کے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ رویاء جو قادیان میں ریل چلنے کا حضور نے دیکھا تھا۔ اور فاروق میں وہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔ واقعہ ۱۶ر نومبر ۲۸ء کو بروز جمعہ سٹیشن قادیان پر ریل گاڑی کے پہنچ جانے سے پورا ہو گیا۔ اس مبارک تقریب کی خوشی میں فاروق بک ایجنسی قادیان کی مندرجہ ذیل کتابوں کے پانچ قسم کے سٹ ۱۰ر دسمبر ۲۸ء تک خاص رعایتی قیمت پر صرف ایک سو سٹ فروخت کئے جاوینگے بیرونی انجمنوں میں لائبریریاں قائم کرنے والے احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر سچے موتی کوڑیوں کے مول لے کر اپنی لائبریری یا ذاتی کتب خانہ کو مکمل کر لیں محصول ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔ فہرست کتب معہ نمبر سٹ حسب ذیل ہے:۔

سٹ نمبر اوّل جو صرف دس سٹ فروخت ہونگے

تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نایاب خزانہ ہے ۱۰ جلدوں میں اصل قیمت نو روپیہ آٹھ آنہ۔ **رعایتی** قیمت صرف پانچ روپیہ

سٹ نمبر دوم جو صرف بیس سٹ فروخت ہونگے

مخالفین سلسلہ کے اعتراضوں کے خصوصاً مولوی ثناء اللہ امرتسری کے خرافات کے دندان شکن مفصل مکمل مدلل جوابات

ہر انگریزی کے پڑھنے کے قابل۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۸ر فیصلہ الٰہی ثنائی روسیاہی ۷ر ثنائی فرار مباہلہ سے انکار ۷ر چودھویں صدی کا یہودی ۵ر صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر مرقع ثنائی ۴ر احمدی نمبر اوّل ۲ر التنقید صحیح بابیوں کا رد ۸ر اصلی قیمت تین روپیہ۔ **رعایتی** ایک روپیہ آٹھ آنہ

سٹ نمبر سوم جو صرف تیس سٹ فروخت ہونگے

النبوۃ فی الالہام ۶ر النبوۃ فی الاحادیث ۶ر مباحثہ مونگھیر بر وفات مسیح دو حصہ ۸ر ہدایات زرّین از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۸ر بحر حقیقت ۴ر اصلی قیمت دو روپیہ ۔ **رعایتی** ایک روپیہ

سٹ نمبر چہارم جو صرف بیس سٹ فروخت ہونگے

خلافت محمود و مصلح موعود ۸ر علماء خلف قابل دید عصا ۴ر پیشگوئی احمد بیگ ۳ر ہدیہ قاسم ۲ر ازہاق الباطل ۲ر اصلی قیمت ایک روپیہ پندرہ آنہ۔ **رعایتی** ایک روپیہ

سٹ نمبر پنجم جو صرف بیس سٹ فروخت ہونگے

تصدیق کلام ربانی بجواب مسلمانی کے بانی کی کہانی ۱۲ر کیفیت وید ۵ر پیدائش عالم ۳ر صاعقہ ذوالجلال ۳ر وید کا توحید کا آئینہ ۲ر ازالۃ الشکوک ۲ر مسلمان کا پیغام ۲ر تنبیہہ زباندراز ۱ر دھرم پال کا کچا چٹھا ۱ر بگائے کی عظمت پر نظر ۱ر کلام الامام ۱ر اصلی قیمت دو روپیہ۔ **رعایتی** ایکسو پیہ

بیس خریداران فاروق کیلئے خاص رعایت

جو دوست ۱۰ر دسمبر ۲۸ء تک فاروق اخبار کے ایک سال کے لئے خریدار بننا چاہیں۔ ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے دو روپیہ کی کتابیں جو وہ پسند کریں مفت دیجائینگی

النبوۃ فی الالہام ۶ر النبوۃ فی الاحادیث ۶ر مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر بحر حقیقت ۴ر ہدایات زرّین ۸ر تنقید صحیح ۸ر صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر مرقع ثنائی ۴ر ازہاق الباطل ۲ر ہدیہ قاسم ۲ر وید کا توحید کا آئینہ ۲ر مسلمان کا پیغام ۲ر تقدیق کلام ربانی ۱۲ر

چندہ اخبار سالانہ چار روپیہ ہے۔ دو روپیہ کی کتابیں مفت ملیں گی۔ اس طرح گویا صرف دو روپیہ میں سال بھر تک ان کو اخبار ملیگا۔ جو کتابیں وہ پسند کریں۔ ان کی درخواست خریداری آنے پر مبلغ چار روپیہ چندہ اخبار کا وی پی ارسال ہوگا۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

امید ہے۔ کہ اس موقعہ سے ناظرین فاروق فائدہ اٹھا کر درخواستہائے خریداری جلد سے جلد ارسال کرینگے۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ سٹ جس تعداد میں فروخت کرنے ہیں وہ تعداد پوری ہو جائے۔ اور آپ کی درخواست دیر میں پہنچنے سے بیکار ہو جائے۔ ہر ایک سٹ کی اگر کوئی کتاب علیحدہ لینا چاہے۔ تو وہ پوری قیمت پر ملیگی۔ اور ہر ایک درخواست کی تعمیل بذریعہ وی پی ہوگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریداران ہوگا۔ ایک سو سے زائد یہ سٹ فروخت نہیں کئے جائینگے۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر:۔ مینجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

پرانے خریداران فاروق کیلئے رعایت

چونکہ سابقہ خریداران فاروق کا بھی حق ہے۔ کہ ان کو بھی کوئی رعایت اس خوشی کے موقعہ پر دیجائے۔ اس لئے تجویز کیا گیا کہ جو سابقہ خریداران فاروق آئندہ سال ۱۹۲۹ء کا سالانہ چندہ پیشگی عطا کریں۔ ان کو بھی دو روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں حسب پسند مفت دی جائینگی۔ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ۱۲ر۔ تبلیغ رسالت جلد ہشتم ۱۲ر۔ تبلیغ رسالت جلد نہم ۱۲ر۔ تبلیغ رسالت جلد دہم ۱۲ر عشرہ سوالات کے جوابات ۱۲ر۔ ہدایات زریں حضرت خلیفہ ثانی ۸ر تنقید صحیح بابیوں کا رد ۸ر۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۸ر۔ صادق کلمات بجواب ثنائی ہفوات ۴ر۔ مرقع ثنائی ۴ر۔ بحر حقیقت مونگھیری کا جواب ۴ر۔ مسلمان کا پیغام ۲ر۔ تنبیہہ زباندراز ۱ر۔ وید کا توحید کا آئینہ ۲ر۔ دھرمپال کا چٹھا ۱ر۔ ازہاق باطل پینا میوں کا رد ۲ر۔ اور جو شماہی کا چندہ سال آئندہ ۲۹ء کا پیشگی دیں۔ ان کو بھی ایک روپیہ کی مندرجہ بالا کتابیں حسب پسند۔

محصول ڈاک کتابوں کا بذمہ خریداران ہوگا ۔ مینجر فاروق قادیان پنجاب

المشتہر:۔ مینجر فاروق قادیان ضلع گورداسپور پنجاب